بسم الله الرحمن الرحيم

لا إله إلا الله محمد رسول الله

إنّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيماً

﴿الأحزاب/٥٦﴾

تم میں سے کوئی مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک غالب نہ ہو میری محبت بالمقابل والدین، اولاد اور تمام لوگوں کے

﴿ صحیح بخاری وصحیح مسلم بروایت انس رضی اللہ عنہ ﴾

عید

میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مصلیان مسجد رحمانیہ، اے سی گارڈ، حیدرآباد۔


QURAN LEARNING & RESEARCH FOUNDATION
HYD. INDIA

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

﴿الأحزاب/٥٦﴾

تم میں سے کوئی مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک میری محبت غالب نہ ہو والدین، اولاد، اور تمام لوگوں کے بالمقابل

﴿صحیح بخاری و صحیح مسلم بروایت انس رضی اللہ عنہ﴾

عید

میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مصلیان مسجد رحمانیہ، اے سی گارڈ، حیدر آباد۔

فہرست

الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على رسوله الأمين وعلى آله وصحبه أجمعين، أما بعد:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ایمان کی علامت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت، اور تعظیم ومحبت، دراصل اللہ تعالی ہی کی اطاعت (۱) اور اللہ تعالی سے محبت کا تقاضا ہے، جسے اللہ تعالی نے اپنے بندوں پر فرض اور واجب قرار دیا ہے، (۲) اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان کے ساتھ جوڑ کر رکھا ہے، (۳) جو اگر اپنی جان، (۴) والدین، اولاد، اور تمام لوگوں سے محبت پر غالب آجائے تو حقیقی ایمان کی علامت، (۵) مٹھاس، چاشنی وحلاوت (۶) اور قیامت کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت ورفاقت کا ذریعہ ہے، (۷) ورنہ اللہ کے عذاب کا خدشہ لگا رہتا ہے، (۸) کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مؤمنوں پر مؤمنوں کی جان سے بھی زیادہ حق بنتا ہے (۹) لہذا اگر کوئی شخص اللہ تعالی سے محبت کا دعوی تو کرے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت واتباع سے منہ موڑے تو قرآن مجید کی رو سے وہ ناپسندیدہ بلکہ کافر ہے۔ (۱۰)

---

(۱) سورۃ النساء/۸۰۔ (۲) سورۃ الفتح/۹۔ (۳) سورۃ الأعراف/۱۵۷۔ (۴) صحیح بخاری بروایت عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ۔ (۵) صحیح بخاری وصحیح مسلم بروایت انس رضی اللہ عنہ۔ (۶) صحیح بخاری وصحیح مسلم بروایت انس رضی اللہ عنہ۔ (۷) صحیح بخاری بروایت انس رضی اللہ عنہ۔ (۸) سورۃ التوبہ/۲۴۔ (۹) سورۃ الأحزاب/۶۔ (۱۰) سورہ آل عمران/۳۱-۳۲۔

ہمارا دین ناقص نہیں بلکہ مکمّل ہے

اللہ تعالی نے اس دین کو مکمل کر دیا ہے'(۱) اسی لیے رسول اللہ ﷺ بلکہ تمام انبیاء نے اپنی امت کو ہر خیر و شر سے آگاہ کر دیا'(۲) بِعَینِہٖ جنت سے قریب کرنے والی اور جہنَّم سے دور کرنے والی ہر شے بھی کھلے طور پر بتلا دی'(۳) نیز حَجَّۃُ الوَداع کے موقع پر صحابہ کرام نے شہادت دی کہ رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالی کے دین کو بندوں تک مکمل پہنچا دیا ہے'(۴) لہذا اب یہ دین اس قدر واضح ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد جو بھی دین میں ٹیڑھاپن اختیار کرے گا تو وہ یقیناً ہلاک ہو جائے گا'(۵) کیونکہ پوشیدہ انجام پانے والے کام جیسے استنجاء (وغیرہ) کے آداب بھی ہمیں بتلا دیے گیے ہیں'(۶) جب دین کی اس قدر تکمیل ہو چکی' ہر خیر و شر سے آگاہ کر دیا گیا' جنت سے قریب کرنے والا اور جہنم سے دور کرنے والا ہر عمل بتلا دیا گیا تو اسی کامل دین اسلام پر بندہ مؤمن کی موت واقع ہونی چاہیے(۷) جس میں جس طرح کسی کمی کی گنجائش نہیں ہے اسی طرح ادنی سے اضافہ کا بھی امکان نہیں ہے۔

---

(۱) سورۃ المائدۃ/۳' وسورۃ الأنعام/۱۱۵۔ (۲) صحیح مسلم بروایت عبداللہ بن عمرو رضي الله عنهما (۳) معجم طبرانی کبیر بروایت ابوذر رضي الله عنه بسند صحیح۔ (۴) صحیح بخاری بروایت ابن عمر رضي الله عنهما۔ (۵) سنن ابن ماجہ بروایت عرباض رضي الله عنه بسند صحیح۔ (۶) صحیح مسلم بروایت ابوموسی اشعری رضي الله عنه۔ (۷) سورہ آل عمران/۱۰۲۔

صحابہ وتابعین اور ائمہ ومحدثین کا دین کی تکمیل کے بعد دین میں مختصر اور اچھے کام کے اضافہ کو بھی ناپسند کرنا

سلف صالحین، اور ائمہ وتابعین، دین کی اس قدر تکمیل کے بعد دین میں اچھی بات کے ادنی سے اضافہ کو بھی ناپسند کیا کرتے تھے، اس سلسلہ میں چند واقعات پیش خدمت ہیں :

☆ معاویہ رضي الله عنه نے (طواف کے دوران) کعبۃ اللہ کے چار رکنوں کو ہاتھ لگایا، اس پر ابن عباس رضي الله عنهما نے فرمایا کہ (سنت کے مطابق) حجر اسود اور رکن یمانی کے علاوہ بقیہ دو رکنوں کو ہاتھ نہیں لگایا جائے گا، معاویہ رضي الله عنه نے فرمایا کہ کعبۃ اللہ کی کوئی بھی شے نظر انداز کرنے کے قابل نہیں ہے،(۱) اس پر ابن عباس رضي الله عنهما نے کہا کہ یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے لیے بہترین نمونہ ہے، پھر معاویہ رضي الله عنه نے فرمایا کہ آپ نے سچ اور صحیح فرمایا۔(۲)

☆ ابن عمر رضي الله عنهما کے پاس ایک شخص کو چھینک آئی تو اس نے کہا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُولِ اللّٰهِ، اس پر ابن عمر رضي الله عنهما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس طرح تعلیم نہیں دی ہے، (بلکہ) ہمیں اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ کہنا سکھلایا ہے۔(۳)

☆ مجاہد رحمه الله نے کہا کہ میں ابن عمر رضي الله عنهما کے ساتھ تھا تو کوئی آدمی ظہر یا عصر کی نماز سے پہلے اذان ہو جانے کے بعد مسجد کے دروازوں پر کھڑے ہو کر لوگوں کو نماز کے لیے آنے کا حکم دے رہا تھا تو ابن عمر رضي الله عنهما نے مجھے حکم دیا کہ ہمیں یہاں سے لے چلو کیونکہ یہ کام بدعت ہے۔(۴)

---

(۱) صحیح بخاری بروایت ابن عباس رضي الله عنهما کتاب الحج، باب من لم يستلم إلا الركنين اليمانيين۔

(۲) مسند احمد بروایت ابن عباس رضي الله عنهما بسند حسن لغیرہ ج/۳ ص/۳۷۰ ح/۱۸۷۸ بتحقیق شعیب الأرناؤط۔

(۳) جامع الترمذی بروایت نافع رحمه الله بسند حسن، كتاب الأدب، باب ما يقول العاطس إذا عطس۔

(۴) سنن ابی داود بروایت مجاہد رحمه الله بسند حسن كتاب الصلاة، باب في التثويب۔

☆ لوگ مسجد میں حلقوں کی شکل میں بیٹھ کر ہاتھ میں کنکریاں لیےسو دفعہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ، سو دفعہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اورسو دفعہ سُبْحَانَ اللّٰہِ کہہ رہے تھےتو ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم اپنے گناہ گنو' اے امت محمد! تم ہلاک وبرباد ہوجاؤ' کتنی جلد تم ہلاکت کے دہانے پر پہنچ گیے ہو' جب کہ تمہارے نبی ﷺ کے صحابہ بکثرت موجود ہیں' اور رسول اللہ ﷺ کے ملبوسات (کپڑے) بوسیدہ نہیں ہوے ہیں' اورظروف (برتن) بھی نہیں ٹوٹے ہیں (یعنی رسول اللہ ﷺ رفیق اعلی اللہ تعالی سے مل کر طویل عرصہ نہیں گزرا)' اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہےتم یا تو محمد ﷺ کے دین سے بہترین دین پر ہو یا پھر گمراہی کا دروازہ کھول رہے ہو' ان لوگوں نے کہا اے ابوعبدالرحمٰن! (ابن مسعود) اللہ کی قسم' ہمارا محض خیر کا ارادہ تھا اس پر صحابی رسول نے فرمایا کہ (اس غیر شرعی وغیر سنّی طریقہ سے) خیر کا ارادہ رکھنے والے کتنے ایسے افراد ہیں جنہیں خیر ہرگز حاصل نہیں ہوسکتا' یہ فرمایا اور چلے گئے' ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ نے بھی ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے اس شدید ردعمل سے اتفاق کیا' راوی کا مشاہدہ تھا کہ حلقوں کی شکل میں ذکر کرنے والوں کی اکثریت کا تعلق علی رضی اللہ عنہ کے قاتلین خوارج سے تھا۔(۱)

مذکورہ حدیث سے پتہ چلا کہ عبادات میں نئے طریقوں (بدعات) سے اختلاف رکھنا عبادات کا انکار کرنا نہیں بلکہ عبادات میں صرف بدعات سے اختلاف رکھنا ہے۔

مزید معلوم ہوا کہ عبادات میں غیر شرعی طریقہ سے کثرت نہیں بلکہ اخلاص واتباع سنت والی کیفیت مطلوب ہے۔

مزید معلوم ہوا کہ ایک چھوٹی بدعت ایک سنگین جرم کا سبب بن سکتی ہے جیسا کہ اجتماعی طور پر حلقوں کی شکل میں ذکر الٰہی کرنے والے امیر المؤمنین خلیفۃ المسلمین علی رضی اللہ عنہ کے حقیقی قاتل ثابت ہوئے ہیں۔

☆ طلوع فجر کے بعد سعید بن مُسَیِّب رحمہ اللہ نے ایک شخص کو دو رکعت سے زیادہ طویل رکوع وسجود والی رکعتیں ادا کرتے ہوئے دیکھا تو منع کیا' اس پر اس شخص نے دریافت کیا کہ کیا اللہ تعالی مجھے نماز پڑھنے پر بھی عذاب دے گا؟ تو بطور جواب فرمایا کہ نہیں' لیکن (عبادت کی ادائیگی میں) سنت کی خلاف ورزی پر تمہیں عذاب دے گا۔(۲)

---

(۱) سنن دارمی بروایت علی رضی اللہ عنہ کے حامی عمرو بن سلمہ الہمدانی رحمہ اللہ بسند صحیح' المقدمة' باب في كراهية أخذ الرأي ۔ (۲) سنن کبری للبیہقی بقول سعید بن مسیّب رحمہ اللہ بسند صحیح' كتاب الصلاة' باب من لم يصل بعد الفجر إلا ركعتي الفجر ثم بادر بالفرض۔

☆ امام مالک رحمہ اللہ سے ایک آدمی نے دریافت کیا کہ میں کہاں سے احرام باندھوں؟ تو فرمایا کہ ذوالحلیفہ سے' جہاں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا ہے' اس آدمی نے کہا کہ میں مسجد نبوی میں قبر کے پاس سے احرام باندھنا چاہتا ہوں' امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا کہ تم ایسا مت کرو' کیونکہ مجھے تمہارے متعلق فتنوں کا خدشہ ہے' اس شخص نے کہا کہ اس کام میں کونسا فتنہ ہے؟ چند زیادہ میلوں کی تو بات ہے' امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اس سے بڑھ کر کونسا فتنہ ہوسکتا ہے کہ تم یہ سمجھنے لگو کہ تم ایسی فضیلت والا عمل کررہے ہو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں کرسکے' میں اللہ تعالی کا فرمان سنا ہوں فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ (۱) یعنی جو لوگ حکم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خلاف ورزی کرتے ہیں انہیں ڈرتے رہنا چاہیے کہ کہیں ان پر کوئی زبردست آفت نہ آ پڑے یا انہیں دردناک عذاب نہ پہنچے۔(۲)

گزشتہ تمام تفصیلات کا خلاصہ یہ ہے کہ ابن عباس' ابن عمر' ابوموسی اشعری اور ابن مسعود رضي الله عنهم اجمعين جیسے جلیل القدر فقہاء' مُحَدِّث و مُفَسِّر صحابہ نے دین کی تکمیل کے بعد حجر اسود ورکن یمانی کے علاوہ کعبہ کے بقیہ دو رکنوں کو چھونے' اذان ہوجانے کے باوجود نماز کے لیے بلانے' چھینک آنے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کے ساتھ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ کہنے' اور اجتماعی طور پر حلقوں کی شکل میں اَللّٰهُ أَكْبَرُ' لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ' اور سُبْحَانَ اللّٰهِ پڑھنے' اور تابعین میں سعید بن مسیّب رحمہ اللہ نے طلوع فجر کے بعد دو رکعت سے زیادہ طویل رکوع و سجود والی نماز پڑھنے' اور امام مالک رحمہ اللہ نے ذوالحلیفہ کے بجائے مسجد نبوی اور قبر کے پاس سے احرام باندھنے وغیرہ وغیرہ جو بظاہر اچھے اور مختصر کام ہیں' لیکن ان کی غیر شرعی و غیر سنی طریقہ پر ادائیگی کی وجہ سے انہیں ناپسند کیا اور ان پر سکوت' رضامندی' عزت افزائی' اور حوصلہ بلندی کرنے کے بجائے فوری طور پر نکیر کی' کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

---

(۱) سورۃ النور/۶۲ (۲) الاعتصام للشاطبی ۱/۱۳۱ بروایت سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ' بسند صحیح۔

ہر بدعت گمراہی ہے

☆ (دین میں) ہر نیا کام بدعت ہے، اور (بلا کسی تفریق بدعت حَسَنہ وسَیِّئہ) ہر بدعت گمراہی ہے، اور ہر گمراہی جہنم میں لے جانے والی ہے۔(۱)

☆ جو کوئی ہمارے اس دین میں نیا کام ایجاد کرے جس کا دین سے کوئی تعلق نہ ہو تو (وہ کام قابل قبول نہیں بلکہ قابل) رد ہے۔(۲)

☆ جو کوئی ہماری شریعت وسنت کے مخالف عمل کرے تو وہ عمل (اللہ کی بارگاہ میں مقبول نہیں بلکہ) مردود ہے۔(۳)

☆ لوگ بدعت کو حسنہ سمجھنے لگیں تب بھی ہر بدعت گمراہی ہے۔(۴)

☆ اگر کوئی دین اسلام میں بدعت ایجاد کرے اور اسے بدعت حسنہ سمجھنے لگیں تو وہ شخص یقینی طور پر یہ دعویٰ کر رہا ہے کہ (نعوذ باللہ) محمد ﷺ نے تبلیغ رسالت میں خیانت کی ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ میں نے آج تمہارے لیے تمہارے دین کو مکمل کر دیا

---

(۱) صحیح مسلم بروایت جابر رضی اللہ عنہ (۲) صحیح بخاری وصحیح مسلم بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا (۳) صحیح مسلم بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا (۴) المدخل إلى السنن الكبرى للبيهقي، باب من له الفتوى والحكم، والسنة لمحمد بن نصر المروزي رقم الأثر ٦٧، والإبانة عن شريعة الفرقة الناجية ومجانبة الفرق المذمومة لابن بطة العكبري، باب ما أمر به من التمسك بالسنة والجماعة والأخذ بها وفضل من لزمها، و شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة للالكائي، سياق ما روي عن النبي ﷺ في الحث على التمسك بالكتاب والسنة وعن الصحابة والتابعين ومن بعدهم والخالفين لهم من علماء الأمة رضي الله عنهم أجمعين، و علم أصول البدعة لعلي الحلبي الأثري وغیرہ بقول ابن عمر رضی اللہ عنہما بسند صحیح۔

ہے'(۱) تو جو کام (جیسے عید میلاد' گیارہویں' فاتحہ' زیارت' چہلم' برسی' عرس۔۔۔) دین کی تکمیل کے دن' دین نہیں تھے وہ آج بھی دین نہیں ہو سکتے ہیں۔(۲)

ایک سنگین غلط فہمی کا ازالہ

بعض سادہ لوح افراد یہ سمجھتے ہیں کہ دین میں عمل کرنے پر ہی اجر وثواب ہے' ہاں یقیناً شریعت نے جن کاموں کی اجازت یا ہدایت دی ہے ان کی بجا آوری باعث اجر وثواب ہے' لیکن جن کاموں (جیسے عید میلاد' گیارہویں' فاتحہ' زیارت' چہلم' برسی' عرس۔۔۔) کا امکان کے باوجود کتاب وسنت اور سلف امت سے ہمیں بالکل ثبوت نہیں ملتا ہے ان کاموں کو چھوڑنے پر ثواب اور کرنے پر عذاب ہو سکتا ہے' مثال کے طور پر دن اور رات میں پانچ نمازوں کے لیے اذان واقامت شرعاً صحیح اور موجب اجر وثواب ہیں لیکن اگر کوئی عیدین' نماز جنازہ اور نماز استسقاء وغیرہ کے لیے اذان واقامت کا اہتمام کرے تو (اذان واقامت نیک کام ہونے کے باوجود) سنت سے بے رغبتی کی وجہ سے ثواب کے بجائے عذاب ہونے کا خدشہ لگا رہتا ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے رات بھر نماز اور بلا ناغہ روزے جیسی عبادات کو سنت کے مطابق نہ ہونے کی وجہ سے سنت سے منہ موڑنا قرار دیا ہے' جس کی مزید وضاحت آئندہ حدیث سے ہوتی ہے۔

تین صحابہ امہات المؤمنین کے حُجروں کی طرف رسول اللہ ﷺ کی عبادت دریافت کرنے کی غرض سے تشریف لائے' جب اطلاع ملی تو ان لوگوں نے نبی ﷺ کی عبادت کو کم سمجھا' اور کہا کہ ہم نبی ﷺ کے برابر کیسے ہو سکتے ہیں؟ جب کہ اللہ تعالی نے نبی ﷺ کی اگلی اور پچھلی خطاؤں کو معاف کر دیا ہے' اور اپنے طور تین فیصلے کیے' کسی نے کہا میں رات بھر نماز پڑھوں گا اور نہیں سووں گا' کسی نے کہا کہ میں ہمیشہ روزے رکھوں گا کبھی بھی روزہ

---

(۱) المائدہ/۳ (۲) الاعتصام للشاطبی بقول امام مالک رحمہ اللہ الباب الثاني في ذم البدع وسوء منقلب أصحابها ج/۱ ص/۴۹۔

نہیں چھوڑوں گا' اور کسی نے کہا کہ میں عورتوں سے علیحدہ رہوں گا اور شادی نہیں کروں گا' جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو فرمایا کیا تم ہی وہ لوگ ہو جو ایسی ویسی باتیں کر رہیں تھے؟ خبردار! اللہ کی قسم' میں تم میں سب سے زیادہ اللہ تعالی کا تقوی اور خوف رکھنے والا ہوں' اس کے باوجود رات میں نماز بھی پڑھتا ہوں اور آرام بھی کرتا ہوں' (نفل) روزے رکھتا بھی ہوں اور چھوڑتا بھی ہوں' اور عورتوں سے شادی بھی کرتا ہوں' اگر کوئی میری سنت سے منہ موڑے تو اس کا مجھ سے تعلق نہیں۔(۱)

گزشتہ دلائل کے مدنظر تعصب کے بغیر منصفانہ ذہن کے حامل' صاحب فہم افراد بآسانی اس نتیجہ پر پہنچ سکتے ہیں کہ دین مکمل ہو جانے کے بعد دین کے نام پر یا ثواب کی نیت سے عید میلاد النبی ﷺ منانے کا شرعی حکم کیا ہے صحابہ کرام اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ جیسے جلیل القدر ائمہ اربعہ ہم سے زیادہ شرعی علم رکھنے والے' ہم سے زیادہ دین پر عمل کرنے والے' ہم سے زیادہ رسول اللہ ﷺ سے کامل محبت رکھنے والے' اور ہم سے زیادہ خیر کی تبلیغ کرنے والے تھے' اس کے باوجود ہمیں خیر القرون (ابتدائی تین صدیوں) تک ان بزرگ شخصیات میں کسی ایک سے بھی جشن یا عید میلاد النبی ﷺ منانے کا بالکل ثبوت نہیں ملتا ہے۔(۲)

---

(۱) صحیح بخاری و صحیح مسلم بروایت انس رضي الله عنه (۲) بقول امام تاج الدین الفاکھانی' سن وفات ۷۳۴ھ كتاب المورد في عمل المولد ص۲۰-۲۱ ' بقول امام سخاوی سن وفات ۹۰۲ھ كتاب المورد الروي في المولد النبوي لملا علي قاري الحنفي ص۱۲ ' بقول امام سیوطی سن وفات ۹۱۱ھ كتاب حسن المقصد في عمل المولد ضمن ' كتاب الحاوي للفتاوي ج۱ ص۱۹۶ ' وبقول امام عبدالحی اللکنوی الحنفی كتاب الآثار المرفوعة في الأخبار الموضوعة ص۴۶۔

عید میلا د النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شروعات

عید میلا د النبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے پہلے عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ مَیْمُوْن الْقَدَّاحُ کی نسل سے فاطمی کہلانے والی سلطنت کے پہلے بادشاہ اَلْمُعِزّ لِدِینِ اللّٰہِ نے مصر کے پایۂ تخت قاہرہ میں ۳۶۲ھ میں ایجاد کیا،(۱) یہ حکمراں اپنے آپ کو فاطمی کہتے تھے لیکن درحقیقت یہ عُبیدی تھے جو بہت ہی فاسق، فاجر، مُلحِد،(۲) جابر، ظالم، خبیث، نجس،(۳) مجوسی(۴) بظاہر رافضی اور باطن میں کافر تھے(۵) جن کے دورِ حکومت میں بدعتیں، گناہ اور اہل فساد بہت زیادہ تھے اور عبادت گزار علماء و صُلَحَاء کم تھے۔(۶)

میلا د النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رسومات کو افضل بن امیر الجیوش نے ۴۶۵ھ میں کالعدم بلکہ ختم کر دیا تھا، لیکن ۵۲۴ھ میں الآمر بأحکام اللہ نے انھیں دوبارہ زندہ کیا،(۷) بعینہ عمر بن محمد المَلاّ کی اتباع کرتے ہوئے عراق کے صوبہ موصل میں اربل کے حاکم نے انھیں رواج دیا،(۸) اور رفتہ رفتہ یہ بدعات بہت سارے مسلم ممالک میں عام ہوگئیں۔

واضح رہے کہ قُرونِ اُولی (خلفائے راشدین، صحابہ و تابعین اور ائمہ دین) کے جشن میلاد نہ منانے کو ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے اپنی کتاب میلا د النبی صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ نمبر ۸۹۱ میں بھی ذکر کیا ہے۔

---

(۱) المواعظ والاعتبار بذكر الخطط والآثار للإمام المحدث مؤرخ الديار المصرية أحمد بن علي تقي الدين المقريزي ولادت ۷۶۶ھ وفات ۸۴۵ھ ج/۱ ص/۴۹۰ بعنوان ذكر الأيام التي كان الخلفاء الفاطميون يتخذونها أعيادا۔۔۔ وبقول محمد بخيت المطيعي الحنفي مفتی مصر كتاب أحسن الكلام في ما يتعلق بالسنة والبدعة من الأحكام ص ۴۴-۴۵، وصبح الأعشى في صناعة الإنشا للقلقشندي ج/۳ ص۴۹۸-۴۹۹ (۲) البداية والنهاية لابن كثير ج/۱۱ ص/۳۴۶ الطعن من أئمة بغداد وعلمائهم في نسب الفاطميين (۳) البداية والنهاية لابن كثير ج/۱۲ ص/۲۶۷ (۴) تأريخ الخلفاء للسيوطي ص/۴ (۵) العبر في خبر من غبر للذهبي ج/۲ ص/۱۹۹ (۶) البداية والنهاية لابن كثير ج/۱۲ ص/۲۶۷ (۷) المواعظ والاعتبار للمقريزي ج/۱ ص۴۳۲، وأحسن الكلام۔۔۔ للنجيت ص۴۴-۴۵، (۸) الباعث على إنكار البدع والحوادث لأبي شامة ص/۱۳و۲۴۔

عید میلاد النبی ﷺ کے موقع پر دس سے زیادہ گناہ کے کام

اسلام نے جس مہینہ کو ربیع الأول کا نام دیا ہے،(۱) بعض لوگوں نے دین میں تحریف کرتے ہوئے اس مہینہ کو ربیع النور یا ربیع المنور کا نام دیا، اسلام نے مسلمانوں کے لیے عید الفطر، اور عید الأضحیٰ رکھی، بعَیْنِہٖ جمعہ کے لیے بھی عید کی تعبیر استعمال کی جب کہ بعض لوگوں نے نہ صرف چوتھی عید کا عید میلاد النبی ﷺ کے نام سے اضافہ کیا بلکہ اسے عید الأعیاد قرار دیتے ہوئے اس عید کے لیے خطبہ اور نماز کا اہتمام بھی کیا، اللہ تعالی نے شب قدر کی فضیلت بتلائی تو بعض لوگوں نے شب میلاد کو شب قدر سے افضل قرار دیا،(۲) مذکورہ یا ان جیسے تمام امور دراصل دین میں تبدیلی(۳) اور غلو (حد سے آگے بڑھنا) ہے، جس سے ہم کو روکا گیا ہے کیونکہ یہ سابقہ لوگوں کی ہلاکت کی وجہ ہے۔(۴)

میلاد کے موقع پر اور دیگر مواقع پر رسول اللہ ﷺ پر سلام بھیجنے کے لیے بعض لوگ اجتماعی طور پر ادب و تعظیم کے لیے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہوتے ہیں جب کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام کے اپنے لیے تعظیماً کھڑے ہونے کو ناپسند کیا ہے۔(۵)

عید میلاد کے موقع پر پٹاخوں کے استعمال میں غیر مسلموں سے مذہبی مشابہت ہے، اور جشن ولادت BIRTH DAY منانے میں خاص طور پر نصاری سے مذہبی مشابہت ہے جس کی سختی سے ممانعت ہے،(۶) بلکہ عید میلاد النبی ﷺ جیسے غیر مذہبی کاموں کے لیے راستے روک کر یا اجتماعی شکل میں زبردستی سے نذرانے طلب کرنا تو سراسر جاہلانہ(۷) اور غیر دینی حرکت ہے۔

---

(۱) صحیح بخاری بروایت عائشہ رضي الله عنها (۲) میلاد النبی مؤلف ڈاکٹر محمد طاہر القادری ص/ ۲۹۸ (۳) سورۃ الشوری/ ۲۱ (۴) سنن ابن ماجہ بروایت ابن عباس رضي الله عنهما بسند صحیح (۵) جامع الترمذی، کتاب الأدب، باب کراهية قيام الرجل للرجل، بروایت انس رضي الله عنه، بسند صحیح (۶) صحیح بخاری و صحیح مسلم بروایت ابوسعید خدری رضي الله عنه (۷) مصنف ابن ابی شیبۃ بقول سلمان رضي الله عنه بسند صحیح۔

جس مہینہ میں رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی اسی مہینہ میں اپنے رفیق اعلیٰ اللہ تعالیٰ سے جا ملے' بھلاکوئی صاحب سمجھ' بعدوالے جدائی کے سنگین صدمہ کو نظر انداز کر کے سابقہ خوشی کا کیسے اظہار کرسکتا ہے؟ جب کہ اس صدمہ سے بڑھ کر قیامت کی صبح تک کوئی اور صدمہ نہیں ہوسکتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت پیر کے دن ہوئی' پیر کے دن ولادت پر تمام امت کا اجماع واتفاق ہے لیکن ولادت کے مہینہ میں اختلاف ہے کہ ماہ رمضان میں ولادت ہوئی یا ربیع الأول کے مہینہ میں ولادت ہوئی' ربیع الأول کو ولادت کا مہینہ قرار دینے والوں کے درمیان تاریخ کی تعیین میں بہت شدید اختلاف ہے کہ ولادت ۲/ ۸/ ۹/ ۱۰/ ۱۲/ ۱۷ ۔۔۔ربیع الأول کو ہوئی' (۱) اگر رسول اللہ ﷺ' خلفاء' و دیگر صحابہ' معتبر ائمہ ومستند علماء میلاد کا اہتمام کرتے تو رسول اللہ ﷺ کی ولادت کا مہینہ اور دن طے کرنے میں کسی بھی طرح کا بالکل اختلاف ہی نہیں ہوتا تھا جس طرح دن اور رات میں پانچ نمازوں کی فرضیت میں کسی کو اختلاف نہیں ہے' کیونکہ دَورِ نبوت سے آج تک ان پانچ نمازوں کی ادائیگی ہوتی چلی آرہی ہے۔

میلادالنبی ﷺ کے موقع پر بہت ہی اہتمام کے ساتھ زائد روشنی کی جاتی ہے' جب کہ شریعت اسلامیہ میں کوئی بھی ایسی دینی مناسبت نہیں جس میں کبھی رسول اللہ ﷺ یا خلفاء وصحابہ نے معمول اور ضرورت سے زائد روشنی کی ہو' کیونکہ دینی موقعوں پر محلّوں اور مساجد وغیرہ میں زائد روشنی کرنا اللہ تعالیٰ کے بندوں اور نبی ﷺ کی امت کی علامت نہیں بلکہ آگ کے پجاری مجوسیوں کی شناخت ومنصوبہ بندی ہے کہ مسلمانوں کے رکوع وسجود غیر شعوری طور پر آگ کے لیے ہوں (۲)' واضح رہے کہ قدیم زمانہ کے آگ والے مشعل و چراغاں موجودہ زمانہ کے قمقموں (Bulbs) کی شکلیں ہیں' جن کے ذریعہ مساجد کو ان موقعوں پر زائد روشن کیا جاتا ہے۔

---

(۱) البداية والنهاية لابن كثير ج/۲ ص/۲۵۹ باب مولد رسول الله ﷺ (۲) مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح لملا علي قاري الحنفي كتاب الصلاة' باب قيام شهر رمضان ج/۴ ص/۴۴۷۔

عام طور پر غیر مسلم مذہبی وسیاسی رہنما اپنے مذہبی جلوس کے استقبال اور مذہبی نمائندگی کے اظہار کے لیے اپنی تصویریں راستوں پر چسپاں کرتے (لگاتے) ہیں تو بعض نیک سمجھے جانے والے اور۔نعوذ باللہ۔ نبی ﷺ سے محبت کے بجائے عشق کا دعوی کرنے والے مسلمان بھی اپنی تصویریں سڑکوں پر اور بازاروں میں لگاتے ہیں جب کہ عید میلاد النبی ﷺ اگر واقعی طور پر نیک کام ہے تو اخلاص وللّٰہیت اختیار کرنا چاہیے (۱) اور اتراتے ہوئے ریاء کاری سے بچنا چاہیے (۲) کیونکہ نیک کام وعبادات میں ریا کاری، دکھاوا اور شہرت، نفاق (۳) شرک خفی (۴) اعمال کی بربادی (۵) اللہ تعالی کے ساتھ بے ایمانی، شیطان کے ساتھ دوستی (۶) اور اللہ تعالی کی مدد سے محرومی ہے (۷) جو بروز قیامت سب سے پہلے جہنم رسید کر دیتی ہے (۸) جس کی وجہ سے خصوصی طور پر قیامت کے دن سنگین عذاب ہوگا (۹) دنیا وآخرت میں ان پر رحمت کے بجائے لعنت برسے گی (۱۰) اور رحمت کے فرشتہ بھی ان سے اور ان مقامات سے رک جائیں گے (۱۱) اسی لیے شریعت نے ہمیں تصویریں بنانے اور لگانے کا نہیں بلکہ مٹانے کا حکم دیا ہے۔ (۱۲)

---

(۱) سورۃ البینۃ/ ۵ (۲) سورۃ الأنفال/ ۴۷ (۳) سورۃ النساء/ ۱۴۲-۱۴۳ (۴) سنن ابن ماجہ بروایت ابوسعید رضی اللہ عنہ بسند صحیح (۵) سورۃ البقرۃ/ ۲۶۴ (۶) سورۃ النساء/ ۳۸ (۷) صحیح مسلم بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ (۸) صحیح مسلم بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ (۹) صحیح بخاری وصحیح مسلم بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ (۱۰) صحیح بخاری بروایت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ (۱۱) صحیح مسلم بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا (۱۲) صحیح مسلم بروایت علی رضی اللہ عنہ۔

عشاء کے بعد آدھی رات تک میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسے منعقد کرنے کی وجہ سے عام طور پر فجر کی نماز فوت ہو جاتی ہے اور میلاد کے جلوس کی وجہ سے ظہر وعصر کی نماز بھی فوت ہو جاتی ہے جب کہ اللہ تعالی نے نہ صرف ان نمازوں کو بروقت فرض کیا ہے (۱) بلکہ جس نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت بلکہ۔نعوذ باللہ۔عشق کے بہانے یا دعوی میں یہ عید منائی جاتی ہے اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور راحت نماز میں رکھی ہے۔

میلاد کے موقع پر ہمارے بعض عزیز بے روزگار نوجوان، اور بیوی بچوں کی اسلامی تربیت و دیگر گھریلوں فرائض سے فارغ یا غافل مسلمان، بے رِیش (داڑھی مونڈھے)، تالیاں بجانے والے قوالوں، اور رقص کرنے والوں کے طریقہ کو اختیار کرتے ہوئے بعینہ موسیقی و فلمی نغموں کے طرز کو اپناتے ہوئے تکلیف دہ بلند آواز سے گھروں میں موجود عمر رسیدہ حضرات، بیمار افراد، اور چھوٹے بچوں کے آرام میں خلل پیدا کرتے ہیں، شرکیہ نعرے لگاتے ہیں اور میلاد کے جلوس کے دوران جائیدادوں کو ناحق نقصان بھی پہنچاتے ہیں جب کہ سب سے بہترین مسلمان تو وہ ہے جس کی زبان وہاتھ سے کسی مسلمان کو تکلیف نہ ہو۔(۲)

میلاد کی مناسبت پر اللہ تعالی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموں پر مشتمل جھنڈے اور جھنڈیاں مختلف سڑکوں، گاڑیوں اور آٹوں پر فرط مسرت کے ساتھ لگائی جاتی ہیں جو غیر شعوری طور پر دوسرے تیسرے دن نجس پانی میں پڑی اور قدموں تلے روندی جاتی نظر آتی ہیں، یا پھر بلدیہ کی گاڑیاں انھیں کچرے میں ڈال دیتی ہیں، لہذا اس طرح ہر سال ایک دفعہ اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے زبانی محبت کے بعد عملی طور پر ان واجب التعظیم ناموں کی بے ادبی و بے حرمتی کرنے سے پہلے اپنے ایمان پر بغور نظر ثانی کر لینی چاہیے۔

---

(۱) سورۃ النساء/۱۰۳۔ (۲) صحیح بخاری بروایت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما۔

عید میلاد النبی ﷺ منانے والوں کے بعض مشہور دلائل اوران کے مختصر جوابات

بعض لوگ خصوصی طور پر عید میلاد منانے کے لیے قرآن مجید کی بعض ایسی عام آیات، اور عام احادیث سے استدلال کرتے ہیں جن میں ماہ ربیع الاوّل کا یا ہر سال پابندی سے اہتمام وغیرہ کا بالکل تذکرہ نہیں ہوتا ہے، مثال کے طور پر :

☆ بعض لوگوں نے عید میلاد منانے کے لیے قرآن مجید کی ایک عام آیت قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ (۱) سے استدلال کیا، اور کہا کہ خود رب کائنات نے میلاد مصطفیٰ پر جشن کا اہتمام فرمایا ہے۔(۲)

مذکورہ آیت میں اللہ تعالی نے یقیناً اللہ تعالی کے فضل اور اس کی رحمت پر خوش ہونے کا حکم دیا ہے، لیکن ہم پر لازم ہے کہ ہم سلف صالحین کی فہم کی روشنی میں اللہ تعالی کے فضل اور اس کی رحمت کے معنی کو معلوم کریں، اور اسی کے مطابق اپنا عقیدہ رکھیں۔

بزبان رسالت قرآن فہمی کے لیے دعاء کے مستحق، علم کے سمندر، امت مسلمہ کے لیے تمام صحابہ میں ممتاز مفسر، وترجمان قرآن ابن عباس رضي الله عنهما نے فرمایا کہ اللہ تعالی کا فضل، قرآن مجید اور رحمت، دین اسلام ہے، اور یہی قول انس وبَراء بن عازب رضي الله عنهما اور بعض علماء از ہر مصر کا بھی ہے(۳)۔

مفسر قرآن اُبَـيّ بن کعب رضي الله عنه نے فرمایا کہ اللہ تعالی کا فضل، دین اسلام اور رحمت، قبول اسلام پر اللہ تعالی کے وعدے ہیں، اور اس قول سے قریب اقوال ابوسعید، ابن عمر رضي الله عنهم اور مفسرین تابعین میں مجاہد، قتادہ، ضحاک، وزید بن اسلم رحمهم الله کے ہیں(۴)۔

امام ابن کثیر رحمه الله نے فرمایا کہ اللہ تعالی کا فضل اور اس کی رحمت، اللہ تعالی کی جانب سے ہدایت اور دین حق ہے(۵)۔

صحابہ، تابعین اور مفسرین کے گزشتہ اقوال سے معلوم ہوا کہ آیت کریمہ سے کسی ایک مفسر نے بھی نے میلاد منانا مراد نہیں لیا ہے۔

---

(۱) سورہ یونس/ ۵۸۔ (۲) میلاد النبی ﷺ مؤلف ڈاکٹر محمد طاہر القادری، ص/ ۳۲۰۔

(۳) تفسیر طبری، جامعہ نظامیہ حیدر آباد الدکن ودیگر حنفی مدارس میں داخل نصاب تفسیر بیضاوی، تنوير المقباس من تفسير ابن عباس رضي الله عنهما لمجد الدين الفيروزآبادي، النكت والعيون تفسير الماوردی، تصوف کی طرف مائل تفسیر روح المعانی للآلوسي، والمنتخب تفسیر علماء از ہر مصر۔

(۴) تفسیر طبری، تفسیر بغوی، وتفسير البحر المحيط لأبي حيان الأندلسي۔(۵) تفسیر ابن کثیر، والتفسير الميسر لمجموعة من العلماء تحت إشراف التركي۔

فرض کرلیں کہ آیت میں رحمت سے مراد رسول اللہ ﷺ ہے، لیکن اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی ولادت کے لیے نہیں بلکہ نبوت و رسالت کے لیے رحمت کی تعبیر استعمال کی ہے، جیسا کہ ارشاد فرمایا ﴿ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ ﴾ (۱) اور رسول اللہ ﷺ نے بھی فرمایا ﴿ إِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً ﴾۔(۲)

فرض کرلیں کہ اس آیت میں رسول اللہ ﷺ کی ولادت کو اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت قرار دیا گیا ہے، لیکن اس آیت سے استدلال کرتے ہوئے کتنے خلفائے راشدین، صحابہ و تابعین اور ائمہ دین نے میلاد کے لیے ہر سال ربیع الأول میں جشن یا خوشی منائی ہے؟ یا کلام اللہ کی اس طرح سے من مانی تفسیر صرف ڈاکٹر صاحب ہی کی ہے؟۔

☆ بعض لوگوں نے پیر کے دن روزہ رکھنے سے متعلق صحیح مسلم میں ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کے پیش نظر کہا کہ حضور ﷺ نے یوم میلاد پر روزہ رکھ کر خود خوشی کا اظہار کیا ہے (۳)۔

واضح رہے کہ مذکورہ حدیث میں پیر کے دن روزہ رکھنے کی وجہ صرف ولادت نہیں بتلائی گئی ہے بلکہ بعثت یا نزول قرآن کا بھی تذکرہ کیا گیا ہے، لہذا اگر کوئی اس حدیث کو دلیل بناتے ہوئے ولادت کے مختلف فیہ (اختلافی) دن خوشی منا رہا ہے تو اسے بعثت کے دن اور نزول قرآن کے دن کی تعیین کرتے ہوئے اس دن بھی جشن منانا چاہیے ورنہ ان کی اپنی من مانی، نو مولود فہم کی وجہ سے کامل حدیث کو قبول نہ کرنا لازم آجائے گا۔

غور طلب بات یہ ہے کہ اگر کوئی شخص واقعی طور پر اس حدیث کے پیش نظر عید میلاد منانا چاہتا ہے تو اسے سنت کے مطابق پیر کے دن روزہ رکھنا ہوگا نہ کہ زبردستی کے ساتھ راستے روک کر یا اجتماعی شکل میں مانگ کر نہ ہی کھانا کھایا جائے اور نہ ہی کھلایا جائے۔

مزید توجہ طلب بات یہ ہے کہ اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے کتنے خلفائے راشدین، صحابہ و تابعین اور ائمہ دین نے ہر سال ربیع الأول میں میلاد منایا ہے؟ یا احادیث کی اس طرح سے من مانی شرح صرف ڈاکٹر صاحب ہی کی ہے؟۔

☆ بعض لوگوں نے کہا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کا معمول مبارک تھا کہ اپنے میلاد کے لیے صحابہ کرام کے اجتماع کا اہتمام فرماتے تھے، اور دلیل کے طور پر جامع الترمذی میں مطلب بن ابی وداعہ سے مروی حدیث کو پیش کیا (۴)۔

یقیناً مندرجہ بالا حدیث جامع الترمذی میں موجود تو ہے، لیکن اس سے متعلق چند امور قابل توجہ ہیں :

---

(۱) سورۃ الأنبیاء/ ۱۰۷۔ (۲) صحیح مسلم بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ۔ (۳) میلاد النبی ﷺ مؤلف ڈاکٹر محمد طاہر القادری، ص/ ۳۷۳۔ (۴) معمولات میلاد ص/ ۲۲، و میلاد النبی ﷺ ص/ ۷۴۸ مؤلف پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری۔

امام ترمذی نے امام بخاری وامام مسلم رحمہم اللہ أجمعین کی طرح اپنی کتاب میں صرف صحیح احادیث ذکر کرنے کی شرط نہیں لگائی ہے لہذا جامع الترمذی کی ہر حدیث ثابت ہونا لازم نہیں ہے۔

اس حدیث کی سند میں یزید بن ابی زیاد القرشي ہے جسے امام ذہبی نے سِیَــرُ أعْلَامِ النبُلَاءِ میں اور امام ابن حجر نے تھـذیبُ التھذیب میں ودیگر جلیل القدر محدثین نے ضعیف' خراب حافظہ والا اور شیعہ کا امام قرار دیا ہے' علاوہ ازیں اس حدیث کی سند میں اضطراب بھی ہے' لہذا یہ حدیث متفقہ طور پر مقبول نہیں ہے۔

فرض کرلیں کہ حدیث ثابت ہے لیکن مذکورہ حدیث میں منبر کا تذکرہ ہے' اور یہ بات معروف ہے کہ منبر راستوں اور چوراہوں پر نہیں بلکہ مسجد میں رہا کرتا تھا' لہذا میلاد منانے والے راستوں پر اجلاس منعقد کرنے کے بجائے مساجد پر اکتفاء کرلیں۔

فرض کرلیں کہ حدیث ثابت ہے لیکن مذکورہ حدیث میں کہیں نہیں کہ ہر سال پابندی سے ماہ ربیع الأول میں اپنے حسب ونسب کے بارے میں صحابہ کرام کو بتلایا ہے۔

فرض کرلیں کہ حدیث ثابت ہے لیکن مکمل حدیث میں صحابہ کرام کو خصوصی طور پر میلاد کے لیے جمع کرنے کا حدیث میں کہیں تذکرہ نہیں ہے' کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حجرہ مسجد سے متصل تھا اور دور نبوت میں اہم کام مسجد میں طے پاتے تھے۔

فرض کرلیں کہ حدیث ثابت ہے لیکن حدیث میں تکلیف دہ بلند آواز سے' آدھی رات تک راستے روک کر' فرض نماز ترک کرتے ہوئے' نعرے لگاتے ہوئے' اور ریاء کاری کے طور اپنی اپنی تصویریں لگاتے ہوئے وغیرہ دیگر شرعی خلاف ورزیوں کا ارتکاب کرتے ہوئے جلسہ منقعد کرنے کا ثبوت تو نہیں ہے۔

فرض کرلیں کہ حدیث ثابت ہے لیکن دور نبوت سے لیکن آج تک امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ جیسے علماء میں کس نے اس حدیث سے میلاد منانے کا جواز نکالا؟ یا یہ حدیث اس طرح سے صرف ڈاکٹر صاحب کے علاوہ آج تک کسی عالم کو سمجھ میں ہی نہیں آئی ہے۔

☆ بعض لوگوں میلاد کے موقع پر جلوس نکالنے کے لیے صحیح مسلم میں براء رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث سے استدلال کیا ہے (۱)۔

یقیناً یہ حدیث صحیح مسلم میں موجود ہے' لیکن اس حدیث کا موضوع ماہ ربیع الأول میں میلاد منانے سے بالکل نہیں بلکہ ہجرت سے ہے جیسا کہ اس حدیث سے اور اس حدیث کے باب سے پتہ چلتا ہے ﴿۲۰/باب في حدیث الھجرۃ ویقال لہ حدیث الرحل' ۵۶/کتاب الزھد والرقائق' حدیث نمبر ۷۷۰۷﴾

(۱) معمولات میلاد مؤلف پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری' ص/۱۸۲۔

دوسری غور طلب بات یہ ہے کہ مرد افراد کا جلوس میں نہیں بلکہ اپنے گھروں کے اوپر رہنے کا تذکرہ ہے، جیسا کہ حدیث کے الفاظ ہیں: فصعد الرجال والنساء فوق البیوت۔

اس حدیث کا موضوع ہجرت سے ہونے کے باوجود اور مرد افراد کے گھروں پر رہنے کے باوجود اس حدیث میں چھوٹے بچوں کا استقبال کے لیے متفرق راستوں پر نکلنا ہے، نہ کہ تمام چھوٹے اور بڑوں کا ایک مخصوص دن، بیک وقت، ایک ہی راستہ سے، موسیقی کے ساتھ رقص (ناچتے) کرتے ہوئے نکلنے کا ثبوت ہے۔

مزید توجہ طلب بات یہ ہے کہ اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے کتنے خلفائے راشدین، صحابہ وتابعین اور ائمہ دین نے میلاد کے لیے ہر سال ربیع الأول میں جلوس نکالا ہے؟ یا دین کی اس طرح سے من مانی سمجھ صرف ڈاکٹر صاحب ہی کی ہے ؟۔

☆ میلاد منانے میں نبی ﷺ سے محبت کا اظہار ہوتا ہے، اور جب نبی ﷺ سے محبت ہوگی تو ہم جنت میں نبی ﷺ کے ساتھ ہوں گے (۱)۔

یقیناً نبی ﷺ سے محبت سے جنت میں نبی ﷺ کی صحبت ورفاقت حاصل ہوگی، لیکن کیا نبی ﷺ سے محبت کا اظہار سال میں صرف ایک دفعہ کیا جائے گا؟۔

صحابہ کرام ہماری طرح صرف زبانی محبت کے دعویدار نہیں تھے بلکہ نبی ﷺ کے حقیقی جاں نثار تھے کیا انھوں نے میلاد منا کر نبی ﷺ سے محبت کا اظہار کیا یا ہم اس خوش فہمی میں مبتلا ہیں کہ ہم صحابہ کرام کے بالمقابل نبی ﷺ سے زیادہ محبت کرنے والے ہیں۔

واضح رہے کہ قرونِ اُولی (خلفائے راشدین، صحابہ وتابعین اور ائمہ دین) کے جشن میلاد نہ منانے کو ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے اپنی کتاب میلاد النبی ﷺ صفحہ نمبر ۱۸۹ میں بھی ذکر کیا ہے (۲)۔

☆ بعض لوگوں نے کہا کہ میلاد النبی ﷺ پر خوشی منانے پر کافر ابولہب کے عذاب میں تخفیف کی گئی ہے، (۳) لہذا جب کافر کے عذاب میں تخفیف ہوسکتی ہے تو مؤمن جب میلاد النبی ﷺ پر خوشی منائے گا تو بدرجہ اولی اس کے عذاب میں کمی ہوگی۔

واضح رہے کہ ابولہب کے عذاب میں تخفیف کو نہ نبی ﷺ نے بیان کیا ہے اور نہ ہی کسی صحابی نے بتلایا ہے بلکہ عروہ بن زبیر نے ذکر کیا ہے جو کبار تابعین میں بھی شمار نہیں کیے جاتے ہیں بلکہ اوساط تابعین میں شمار کیے جاتے ہیں۔

---

(۱) انوار میلاد النبی ﷺ مؤلفہ محمد رفیق انواری مولوی کامل جامعہ نظامیہ، ص/۸۲۔

(۲) لیکن وجہ یہ بتلائی ہے کہ نبی ﷺ کی وفات کا غم تازہ تھا، اس وجہ سے متعلق چند ملاحظات پیش خدمت ہیں: ۱- میلاد کے قائل شاید وفات نبی ﷺ ہی کو نہیں مانتے ہیں، پھر صدمہ اور غم کس بات پر ہوسکتا ہے؟ ۲- نبی ﷺ وفات کا غم بعد میں رہا ہوگا لیکن نبوت کے تیئیس سال کیا کبھی جشن منایا؟ ۳- وفات کا غم مہینوں، یا سال تک رہتا ہے یا تین چار صدیوں کا رہتا ہے؟ ۴- میلاد منانے کے لیے وہ کونسا بدنصیب ہوسکتا ہے جس کے دل سے سب سے پہلے نبی ﷺ کی وفات کا غم نکلا ہو؟ وغیرہ وغیرہ (۳) میلاد النبی ﷺ مؤلف ڈاکٹر محمد طاہر القادری، ص/۳۸۳۔

جس محدث نے عروہ بن زبیر کے قول کو ذکر کیا ہے اسے حدیث کے طور پر نہیں بلکہ بغیر سند' تعلیقاً (محض ایک قول کی طرح) اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے۔

امام ابن حجر رحمہ اللہ نے صحیح بخاری کی بہت مشہور شرح فتح الباری میں ذکر کیا کہ اس قول میں خواب کا تذکرہ ہے اور (غیر نبی کے) خواب شرعی احکامات (میلاد منانا وغیرہ) کی دلیل نہیں بن سکتا ہے۔(۱)

مزید فرمایا کہ عروہ بن زبیر کا قول مُرسَل (غیر ثابت) ہے کیونکہ عروہ نے نہیں بتلایا کہ انھیں کس نے یہ بات بتلائی ہے' اور سیرت کی کتابوں میں اس قول کے خلاف بات ہے کہ ابولہب نے ثویبہ کو نبی ﷺ ولادت کے بعد دودھ پلانے سے پہلے نہیں بلکہ دودھ پلانے کے بہت طویل مدت بعد ہجرت سے پہلے آزاد کیا ہے۔

گزشتہ تمام تفصیلات کے باوجود عروہ بن زبیر کے قول سے ہر سال پابندی کے ساتھ میلاد منانے کا بالکل ثبوت نہیں ملتا ہے' اور نہ ہی سلف صالحین اس قول کو میلاد منانے کے لیے بطور دلیل پیش کیا ہے۔

نہایت تکلیف دہ اور افسوس کی بات ہے کہ ڈاکٹر صاحب کی طرح میلاد منانے والے دیگر حضرات کو ایک ایسے اسلام دشمن کافر کے عمل کو دلیل بنانا پڑ رہا ہے جس کی مذمت میں ایک مکمل سورہ نازل کیا گیا ہے' کاش یہ لوگ کتاب وسنت' خلفائے راشدین اور صحابہ کرام و دیگر سلف صالحین کے عمل کو اپنی عقل پر ترجیح دے پاتے تو بہت اچھا ہوتا۔

اللہ تعالی ہم تمام کو دین کی صحیح سمجھ اور اس پر عمل کی توفیق عنایت فرمائے۔

واللہ أعلم' وصلى اللہ على النبي وسلم۔

---

(۱) میلاد کے جائز ہونے کے لیے اگر کسی غیر نبی کے خواب سے شرعی احکامات ثابت کرنے لگیں تو دین مذاق بن جائے گا' کیونکہ جس طرح خواب میں کسی کے مرنے سے بیداری میں اس کی موت لازم نہیں آتی' اور خواب میں کسی سے نکاح کی صورت میں بیداری میں اس سے رشتہ ثابت نہیں ہوسکتا بالکل اسی طرح خواب کے ذریعہ نہ فقہی احکامات ثابت ہوں گے اور نہ ہی عقیدہ ثابت ہوسکتا ہے۔


QURAN LEARNING & RESEARCH FOUNDATION
HYD. INDIA

لا إله إلا الله محمد رسول الله

Eid

Milad-un-Nabi ﷺ